# 69875-ساس کی بے عزتی کرتا اور اس سے بائیکاٹ کر رکھا ہے

## سوال

کیا ساس سے بائیکاٹ کرنا یا اس کے سامنے آواز بلند کرنا یا اسے گالی دینا جائز ہے ؟

برائے مہربانی اس موضوع کی وضاحت کریں اور موضوع کی اہمیت کی خاطر اس کے لیے کتاب و سنت سے دلائل بھی بیان کریں، میری بہن شادی شدہ ہے اور اس کا خاوند اکثر طور پر میری والدہ کے ساتھ اختلاف کرتا ہے، اور ہمارے ساتھ بہت زیادہ مشکلات پیدا کرتا رہتا ہے ؟

## پسندیدہ جواب

خاوند کو بیوی کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور خاص کر ساس کے ساتھ تو اچھے اخلاق اور حسن سلوک کا مظاہر کیا جائے؛ کیونکہ اس کے نتیجہ میں خاوند اور بیوی کے مابین محبت و الفت پیدا ہوتی ہے، اور ازدواجی زندگی میں بھی ٹھراؤ و استقرار پیدا ہوتا ہے.

کیونکہ بیوی کی والدہ کی عزت و تکریم حقیقت میں بیوی اور اپنی اولاد کی نانی کی عزت و تکریم کہلاتی ہے، اور ساس کی بے عزتی اس کی بیوی اور اولاد کی بے عزتی تصور کی جائیگی، اور حسن معاشرت سے خارج کہلائیگی جس میں اللہ نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو}.النساء (19).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

{اور ان عورتوں کے بھی اسی طرح حقوق ہیں جن طرح ان پر ہیں اچھے طریقہ سے، اور مردوں کو ان عورتوں پر فضیلت حاصل ہے، اور اللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے}.البقرۃ (228).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے، اور میں تم سب میں سے اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1977) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے.

ذرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پر تو غور کریں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی وفات کے بعد ان کی سہیلیوں کی عزت و تکریم کیا کرتے تھے، جو اس کی تاکید ہے کہ بیوی کے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کی عزت و تکریم کرنی چاہیے، کیونکہ اس میں بیوی کی عزت و تکریم ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

"میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے علاوہ کسی پر غیرت نہیں کھائی حالانکہ میں نے خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کو پایا بھی نہیں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو فرمایا کرتے :

یہ خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیجو، عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ناراض کر دیا اور کہنے لگی :

خدیجہ ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"یقینا مجھے خدیجہ کی محبت سے نوازا گیا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2435).

مسلم شریف کی دوسری حدیث میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیان ہے کہ :

"خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اجازت طلب کرنا یاد آگیا تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے، اور فرمانے لگے : اے اللہ ہالہ بنت خویلد"

صحیح مسلم حدیث نمبر (3427).

رہا مسئلہ گالی نکالنے اور آواز بلند کرنے کا تو یہ چیز حسن اخلاق کے بھی منافی ہے، بلکہ یہ تو گناہ کا باعث بنتی ہے اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کو گالی نکالنا جائز نہیں.

اسی طرح بائیکاٹ کرنا اور کسی سے قطع تعلقی کرنے سے بھی شریعت اسلامیہ منع کرتی ہے.

صحیح بخاری اور مسلم میں ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کسی بھی مسلمان شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زائد ناراض رہے، وہ دونوں ملیں تو ایک دوسرے سے اعراض کرلیں، اور ان دونوں میں اچھا اور بہتر وہی ہے جو سلام کرنے میں ابتدا کرنے والا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6077) صحیح مسلم حدیث نمبر (2560).

اس بنا پر اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنی بیوی اور اس کے رشتہ داروں سے اچھا اور بہتر سلوک کرے، تاکہ ان دونوں میں محبت والفت اور انس پیدا ہو، اور اللہ تعالی اس کے اہل وعیار اور گھر میں برکت عطا کرے.

واللہ اعلم.